مولای صل وسلم دائما ابدا — درس حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرت اَقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہ نامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ کی حضرت عبداللہؓ سے بلاحجاب گفتگو، حدیث سے ہندوؤں کے عقیدہ کا بطلان، حضرت جابرؓ کی ظاہری اَور باطنی مدد، جنت میں رُوح جسم پر غالب ہوگی، قبر میں شہید کا جسم سالم رہا

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 44 سائیڈ B 1985 - 03 - 08)

وعن جابرقال لقینی رسول اللہ ﷺ فقال یا جابر مالی اراک منکسرا قلت استشھد ابی وترک عیالاً ودینا قال افلا ابشرک بمالقی اللہ بہ اباک قلت بلٰی یارسول اللہ قال ما کلم اللہ احداً قط الا من وراء حجاب واحی اباک فکلمہ کفاحًا قال یا عبدی تمن علی اعطک قال یا رب تحیینی فاقتل فیک ثانیۃ قال الرب تبارک وتعالٰی انہ قد سبق منی انھم لا یرجعون فنزلت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاالأیۃ. (رواہ الترمذی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ ملے تو فرمایا یَاجَابِرُ مَا لِیْ اَرَاکَ مُنْکَسِرًا کیا بات ہے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں جیسے شکستہ دل ہو۔ میں نے کہا اُسْتُشْھِدَ اَبِیْ وَتَرَکَ عَیَالًا وَّدَیْنًا میرے والد صاحب شہید ہوگئے اور عیال اور قرض چھوڑ گئے، بچے ہیں اور قرض ہے۔

ظاہری اور باطنی مدد :

تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی دو طرح مدد فرمائی ایک تو باطنی اور ایک ظاہری۔ جو ظاہری ہے وہ تو معجزات میں آتی ہے کہ اِن کا سارا قرض اُن کی ایک سال کی پیداوار سے ادا ہو گیا اور ساری کی ساری پیداوار بچ بھی گئی، وہ تو الگ ہے جب موسم آیا ہو گا اُس وقت ہوا ہو گا۔

شہادت اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی :

یہاں یہ ہوا کہ آپ نے ارشاد فرمایا اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ میں تمہیں وہ خوشخبری سُناؤں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے والد سے کس طرح ملے۔ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ضرور قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ حق تعالیٰ نے ہم کلامی کا شرف جس کو بھی بخشا ہے تو وہ پس پردہ بخشا ہے کوئی چیز درمیان میں حائل ہو تو ہم کلامی ہو گی ویسے نہیں۔ قرآن پاک میں ہے مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ کسی انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ معاملہ نہیں ہے کہ اُس سے ہمکلامی فرمائے سوائے اس کے کہ وحی ہو یعنی دل میں آ رہی ہو بات، دل میں آسکتی ہے دل ایک ایسی عظیم چیز ہے جو مقرّ رُوح ہے، رُوح کے رہنے کی جگہ ہے تو وہاں سے ہی حرارت پہنچتی ہے ہر جگہ سارے بدن کو، تو مقرِ رُوح وہی ہے البتہ رُوح سے ہم کلامی ہو سکتی ہے جنت میں رؤیت ہو سکتی ہے۔

جنت میں رُوح جسم پر غالب ہو گی :

کیونکہ روح غالب ہو جائے گی جسم پر، اب جسم غالب ہے تو یہاں سے وہاں تک بھی چل کر جانا پڑتا ہے پاؤں اُٹھا کر جانا پڑتا ہے لیکن رُوح اگر غالب ہو تو کہیں بھی چلا جائے بغیر کچھ کیے نہ ہاتھ کو حرکت دے نہ پاؤں کو حرکت دے ارادہ ہو اور چلا جائے پہنچ جائے گا تو وہاں یہ کیفیت ہونی ہے، جنت میں روح غالب ہو گی تو رؤیت ہو سکتی ہے۔ رُوح خود اتنی لطیف ہے کہ وہ برداشت کر سکتی ہے وہ ادراک کر سکتی ہے ایک طرح سے، ورنہ جسمانی طور پر مضبوط ترین چیزوں میں پہاڑ ہیں جن کے بارے میں قرآن پاک میں آتا ہے فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا جب اللہ تعالیٰ نے بلا حجاب تجلی فرمائی تو پہاڑ نہیں رہ سکا وہ ریزہ ریزہ ہو گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی بیہوش ہو گئے ایک آواز جو پیدا ہوئی اُس سے وہ بیہوش ہو گئے۔ ارشاد ہو رہا ہے یہاں کہ دیکھو جس سے بھی اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا ہے وہ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ فرمایا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے درخت کو حجاب بنا لیا اللہ نے، اُس میں سے آواز سنائی دیتی تھی۔ ہاں تمہارے والد کو اللہ نے زندہ کیا دوبارہ زندگی عطا فرمائی وَاَحْيٰۤى اَبَاكَ وَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا اللہ تعالیٰ نے ان سے عیاناً گفتگو فرمائی انھیں مشرف فرمایا گفتگو سے، یہ اُحد کے موقع پر شہید ہو گئے تھے۔

شہادت سے ایک رات قبل اپنے بیٹے سے گفتگو :

اور انھوں نے رات کو باتیں کیں بُلا کر بیٹے سے اور کہا کہ کل صبح کو جو لوگ شہید ہوں گے سب سے پہلے شہید ہوں گے اُن میں شاید میں بھی شہید ہو جاؤں ایسے لگتا ہے مجھے، پھر ہوا بھی اسی طرح سے اُحد کے میدان میں جو مسلمان پہلے شہید ہوئے ہیں اُن میں یہ داخل ہیں۔ پھر فتح ہوگئی پھر فتح کے بعد معرکہ کا رُخ بدلہ ہے پھر اُس میں اور شہید ہوئے یہ اُن میں نہیں بلکہ پہلے شہید ہونے والوں میں ہیں۔

اللہ اور شہید کے درمیان مکالمہ :

اور یہ کہا اللہ تعالیٰ نے یَا عَبْدِی تَمَنَّ عَلَیَّ اُعْطِكَ مجھ سے کوئی تمنا کرو اپنی خواہش ظاہر کرو میں تمہیں دوں گا۔ قَالَ یارب تُحْیِیْنِیْ فَاُقْتَلُ فِیْكَ ثَانِیًا اللہ تعالیٰ سے انھوں نے عرض کیا کہ تو مجھے دوبارہ زندگی دے اور میں پھر تیری راہ میں دوبارہ شہید ہوں۔ اسی طرح یہ کیفیت شہدا کی بس آتی ہے اور کسی کی نہیں آتی کہ کوئی آدمی یہ طلب کرتا ہو کہ دوبارہ میں دُنیا میں آوں اور پھر مارا جاؤں یہ کوئی تمنا نہیں کرتا، جس کو وہاں راحت مل گئی وہ سب چیزیں بھول جاتا ہے سب چیزیں ہیچ ہیں اُس کے لیے۔ حدیث شریف میں بھی آتا ہے انھیں یہ پسند نہیں کہ وہ ہمارے پاس واپس آئیں بس یہ کہتے ہیں کہ میں جاؤں اس لیے کہ دوبارہ شہید ہوں رہنے کے لیے نہیں دوبارہ تیری راہ میں اسی طرح شہید ہونے کے لیے [1]

اواگون کا بطلان حدیث سے :

اللہ نے جواب دیا اُن کو اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّیْ اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ میری طرف سے یہ فیصلہ پہلے ہو چکا ہے کہ جو اِدھر آجائیں گے پھر لوٹ کر نہیں جائیں گے۔ ''آواگون'' [2] کا کوئی سوال نہیں دوبارہ ''تناسخ'' رُوح پھر لوٹ کر آجائے اس کا کوئی سوال نہیں۔

شہید زندہ ہوتا ہے :

اس کے بعد قرآن پاک میں یہ آیت اُتری تھی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا جو خدا کی راہ میں قتل کیے گئے اُن کو مردہ نہ سمجھو بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ زندہ ہیں وہاں تم ادراک نہیں کر سکتے اُن کی زندگی کا کہ اُن کی زندگی کس قسم کی ہے کس نوعیت کی ہے یا اُن کی زندگی تمھیں محسوس نہیں ہوتی۔ تمھیں یہی محسوس ہوتا ہے کہ وہ مر چکے ہیں اور ختم ہو چکے اور فی الواقع اُن میں ایک طرح کی حیات ہے، ایسی حیات ہے کہ ''یُرْزَقُوْنَ'' اُن کو کھانے پینے کو بھی دل چاہتا ہے اور وہ کھاتے پیتے بھی ہیں۔ تو آقائے نامدار ﷺ نے طبیعت اُن کی (حضرت جابرؓ کی) مضمحل دیکھی تو یہ بشارت دی۔

---

[1] بخاری شریف ج ۱ ص ۳۹۲ و ۳۹۵ [2] ہندوانی عقیدہ کی طرف اشارہ ہے رُوح کا مختلف شکلوں میں دنیا میں دوبارہ آنا۔

دوسری قسم کی ظاہری مدد :

بعد میں پھراور سلسلہ ہوا قرض خواہ آگئے یہودی تھا کوئی سخت مزاج تھا اُس نے کہا مجھے تو کہیں سے کر کے دو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اگر تشریف لے آئیں بات کرلیں اس سے، تو شاید بہتر ہو۔ تو وہ اور اُس کے ساتھی جو تھے اور قرض لینے والے جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو وہ تو بھڑک اُٹھے اور بجائے اس کے کہ اچھا اثر لیتے بڑے بگڑے۔ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ جتنی قسمیں ہیں کھجور کی اُس کی الگ الگ ڈھیریاں لگالو۔

معجزے کا ظہور :

جو بڑی ڈھیری تھی اُس کے گرد آپ نے چکر لگایا اُس پر تشریف فرما ہوئے اور پھر فرمایا کہ اِس کو دیتے جاؤ پھر تشریف لے آئے آپ، حدیثوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کرکے، کام سپرد کرکے کہ یہ کرتے رہو تشریف لے آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے وہاں سے دینا شروع کیا ادا کرنا شروع کیا قرض اپنا، بس وہ کہتے ہیں کہ ایسے لگتا تھا جیسے اس میں سے ایک کھجور کا دانہ بھی کم نہیں ہوا اور سب کا قرض ادا ہو گیا اور اسی طرح سے پیداوار میری بچ گئی۔

قرض اور قرض خواہوں کی فکر :

اور میں دل میں یہ سوچتا تھا کہ اگر میری یہ ساری پیداوار یہ لے جائیں اور قرض میرا ادا ہو جائے اور یہ قرض خواہ راضی ہو جائیں اِس پر اور میں بالکل خالی ہاتھ گھر جاؤں یہ بھی میں پسند کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ٹھیک ہے کوئی بات نہیں اس میں، چہ جائیکہ وہ سب کی سب بچ گئیں۔ پھر آقائے نامدار ﷺ کو انھوں نے جا کر بتلایا کہ ایسے قصہ پیش آیا تو رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ انھیں بتلا دو۔ اُنھیں بتلایا تو انھوں نے کہا میں تو پہلے ہی جانتا تھا جب رسول اللہ ﷺ نے اُس کے گرد ایک چکر لگایا تو میں سمجھ گیا تھا کہ یہ برکت ہو جائے گی اس میں اور برکت کے واقعات وہ بہت دیکھ چکے تھے۔ تھوڑا کھانا سب کے لیے کافی ہو جائے۔ دو آدمیوں کا کھانا بہت بہت تعداد میں لوگوں کے لیے کافی ہوا ہے۔ بہت تھوڑا سا کھانا تھا ایک بکری کا بچہ ذبحہ ہوا تقریباً چودہ پندرہ سو آدمیوں کا کھانا ہو گیا پھر بھی بچ گیا پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگوں کے پاس بھیج دو، کیونکہ لوگوں کو بھوک کی شدید تکلیف ہے تو ایک دو معجزے نہیں انھوں نے تو بہت دیکھ رکھے تھے تو فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اِس کے گرد ایک چکر لگایا تو میں سمجھ گیا تھا کہ یہ خاص واقعہ ظہور میں آنے والا ہے خاص طرح کی برکت ہونے والی ہے بہر حال سب فضیلتیں خدا کی ذات کی ہیں۔

خدا کی رضا اور بھروسہ کی برکت :

اُس کی خوشنودی کے لیے جو کام کیا جائے سب ثمرات اُس کے ہیں۔ انھوں نے جان دی خدا کی رضا کے لیے اللہ نے انھیں وہاں خوش کیا، بیٹا یہاں تھا خداوند کریم نے اس کے لیے انتظام فرمایا۔ مقروض تھے لڑکیاں ہی لڑکیاں تھیں صرف (ایک بیٹا) جابرؓ تھے۔ ان کے والد صاحب فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ باقی سب سے زیادہ عزیز تم ہی ہو مجھے۔

قبر میں شہید کا جسم سالم رہا :

اُن کو شہادت کے چھ مہینے بعد انھوں نے نکالا دوسری جگہ الگ دفن کیا اور جسم اِن کا سالم تھا جس کروٹ کے بل لٹایا تھا اُس کروٹ کے بل کچھ حصہ بالوں وغیرہ کا جھڑ گیا غَيْرَ اُذُنِهٖ کان نہیں کان ٹھیک رہا کچھ اور چیز بال جیسے جھڑ جاتے ہیں جیسے کہنیوں کے نہیں رہتے گھٹنوں کے نہیں رہتے بال کیونکہ یہ جگہ استعمال میں آتی ہے تو اِسی طرح ایک کروٹ پر لیٹے رہنے سے کچھ بال جھڑ گئے ہوں گے۔ باقی کچھ تبدیلی اس میں نہیں آئی، پھر کیونکہ دو تھے ایک جگہ مدفون انھوں نے پھر الگ الگ کیا والد کو اور ایک جو اُن کے ساتھ تھے ان کو۔ والد کو وہاں سے ہٹا کر الگ قبر میں دفن کیا مگر قبر وہیں بنائی اُحد کی ہی جگہ۔ شہداءِ اُحد کو لوگ لانے لگے تھے مدینہ شریف میں، رسول اللہ ﷺ نے منع فرما دیا کہ نہیں جہاں شہید ہوئے ہیں وہیں دفن ہوں گے تو اُسی میدان میں دفن ہوئے جہاں شہید ہوئے تھے، سب کو اُسی جگہ دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے آخرت میں اِن حضرات کا اور جناب رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین۔ اختتامی دُعا.........................